

موجودہ صدی کے مسلمان ”اسوہ جنبہ“ کو دل و جان سے اپنالیں کہ اسی میں ان کی اور دکھی انسانیت کی فلاح پوشیدہ ہے۔

متذکرہ بالا کتابوں میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع ترین مقام کو اجاگر کیا جائے تاکہ عام قارئین اپنی زبانوں میں اسے بہتر انداز میں ذہن نشین کر سکیں۔
بقول عبدالقادر شاہوانی

سررزہ مرہ روشنی + شمال چاریں کنڈنی
کلاں شہ برز شان نی + عرشء سراسر نام نبی صل علی صل علی

(ترجمہ)

مر و محبت کی ابھری ہے روشنی چاروں سمت پھیلی ہے روشنی
سب سے اونچی ہے شان اسکی عرش پر ہے اسکا نام نبی صل علی صل علی

قاضی عبدالرحیم صابر گویا ہوتے ہیں

وہی سارے نبیوں کے سر تاج ہیں وہی صاحب تاج و معراج ہیں
شفاعت کی سب ان کے محتاج ہیں چمکتا رہے گا سدا ان کا نام

پڑھ ان پر لاکھوں درود و سلام

پاکستان میں فن نعت

(تاریخ و ارتقاء)

راجہ رشید محمود

نعت کیا ہے؟

”تاج العروس“ میں علامہ زبیدی حنفی لکھتے ہیں کہ ”نعت“ کا مادہ نعت ہے۔ یہ لفظ باب ”فتح بفتح“ سے آئے تو اس کا معنی وصف ہوتا ہے اور باب ”نقبل یتقبل“ سے آئے تو اس کا مطلب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا ہوتا ہے۔ ”صحاح“ میں جوہری نے لکھا ہے کہ نعت جس وقت باب ”کرم بکرم“ سے آئے تو اس کا معنی چرے کا حسین ہونا ہوتا ہے۔ اسی سے ”نعت“ اسم علم بھی استعمال ہوتا ہے۔

”لسان العرب“ میں ابن منظور نے نعت کے معنی کسی ذات کا اپنی جنس کی دیگر انواع سے افضل ہونا لکھا ہے۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ نعت کا تعلق بنیادی طور پر بیان حسن سے ہوتا ہے اور اس لحاظ سے وصف اور نعت میں فرق یہ ہوتا ہے کہ وصف میں حسن و جہ دونوں بیان کئے جا سکتے ہیں جب کہ نعت صرف اور صرف حسن ہی کے بیان کے لئے آئی ہے۔ ثعلب نے نعت اور وصف میں یہ فرق بھی لکھا ہے کہ نعت صرف ذی جسم کی ہو سکتی ہے اور توصیف کے لئے مشعات ضروری نہیں۔ (۱)

نعت اور آثار و روایات کی مدد سے ”نعت“ کے جو مفہیم و مطالب حاصل ہوتے ہیں یہ ہیں: اوصاف بیان کرنا، احوال بیان کرنا، حلیہ واضح کرنا، تعریف میں مبالغہ کرنا، سفارش کرنا، نقل کرنا یا نقل اتارنا، جوہر سامنے لانا، کسی جنس کا اپنی انواع پر فضیلت ثابت کرنا، خواص منکشف کرنا، عمدہ صفات رکھنا، کسی شے کا قدیم الاصل ہونا، دوڑ میں آگے بڑھ جانا، صفت کو موصوف کے ساتھ ملانا، ایک خاص نشان رکھنا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح و

تحمید بجالانا۔

حضور رسول کریم علیہ السکوٰۃ و تسلیم کے اوصاف و کمالات اور حال طیبہ کے لئے لفظ نعت غالباً ” سب سے پہلے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے استعمال فرمایا۔ اور اسے امام ترمذی نے شامل میں ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا۔ ” ویقول ناعتہم لم اقبلہ ولا بعدہ مثله “ اسی طرح سنن داری میں ” کیف تجد نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی التوارة “ لکھ کر لفظ نعت کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے ساتھ خاص قرار دیا گیا۔

تقریب، مدح، ثنا، تحمید، توصیف اور نعت کے الفاظ مختلف مقامات پر حضور رسول امام علیہ السکوٰۃ والسلام کی مدح میں استعمال کئے گئے ہیں لیکن جو اصطلاح خاص طور پر کثرت کے ساتھ مدح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے استعمال ہوئی ہے، وہ نعت ہے۔ نعت کا مدار چونکہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مسعود ہے، اس اعتبار سے آپ کی ذات سے لیکر صفات تک، آپ کے افکار سے لے کر اعمال تک، زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جو نعت کا موضوع نہ بن سکتا ہو۔ اخلاق، سیرت، معجزات، غزوات، خطبات، عبادات، مناکحات، معاملات، معمولات، عادات، تعلیمات، اخلاق سب تک نعت کا دامن پھیلا ہوا ہے۔ (۲)

سرخ عبد القادر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی پر ناز اور مخلصانہ محبت کو نعت کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔ ” ہمارے زندہ نبی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک زندہ معجزہ یہ ہے کہ ہر ملک، ہر قوم اور ہر زمانے میں ان کے مدح سرا پیدا ہوتے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ کی جانب سے آپ کی ذات ستودہ صفات کے ساتھ مخلصانہ محبت ہوتی ہے اور جو آپ کی غلامی پر نازاں ہوتے ہیں۔ ان میں سے جن کو نظم پر قدرت ہے، وہ اپنے دلی جذبات کا اظہار اشعار کے ذریعے سے کرتے ہیں (۳) (جسٹس) پیر محمد کرم شاہ الازہری کہتے ہیں۔ ” جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی میں اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں، درحقیقت وہ جمال محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خالق کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں “۔ (۴)

ابوالاثر حفیظ جاندھری اور احسان دانش نعت کو اعتراف عجز کا نام دیتے ہیں (۵) اشفاق احمد کہتے ہیں۔ ” نعت کسی صنف سخن کا نام نہیں۔ یہ تعلق، رابطے اور گزارش احوال کا ایک ذریعہ ہے۔ ایسا ذریعہ جس سے معمولی غلام اور برے آقائے دو جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی

کائنات کرم سے دامن بھرنے کے لئے اپنا رخ متعین کرتے ہیں۔“ (۶) افتخار عظمیٰ نعت کے دو عناصر ترکیبی کا ذکر کرتے ہیں۔ ”نعت کے لئے صرف عقیدت ہی کافی نہیں بلکہ اسلام پر حکیمانہ نظر اور واقعات و روایات کے بارے میں صحیح علم بھی نہایت ضروری ہے۔ یہی دو عناصر ترکیبی ہیں جو فن کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر جب شاعرانہ پیکر میں آتے ہیں تو نعت ظہور میں آتی ہے۔“ (۷) کوثر نیازی نے ایک سے زیادہ مرتبہ یہی کہا کہ ”محض علم کے بل بوتے پر نعت کو تو وہ جذبے سے خالی ہو گی، اور محض جذبے کی بناء پر شعر کو تو اس پر نعت کا اطلاق نہ ہو گا۔ گویا نعت کیا ہے، کارکہ شیشہ گراں ہے۔ ذرا سی ٹھیس گلی اور آہینہ ٹوٹ گیا، آب و آتش کو یکجا کرنا پھر آسان ہے مگر جذبہ اور علم کی آمیزش سے تغزل کے کامل شعور کو برقرار رکھتے ہوئے نعت کتنا کارے وارد۔“ (۸)

اب محمد ایوب مصنف ”نوائے فردا“ کی رائے کو بھی ملاحظہ فرمائیں، وہ کہتے ہیں۔
 ”غزل اور دیگر اصناف سخن بالعموم عالم محسوسات اور عالم وہم و خیال میں محدود و محصور رہتے ہیں۔ نعت کو بھی ان عوالم سے مفر نہیں۔ لیکن اس کی پرواز ان عوالم سے برتر مقام، یعنی عالم امر تک ہوتی ہے۔ یہ مقام، مقام عشق و محبت ہے۔ عالم امر سے تراوش کردہ مضامین صحیح معنوں میں مذاق عشق و شان حسن کی آئینہ داری کرتے ہیں۔“ (۹)

غرض، نعت کی بنیاد محبت و عقیدت ہے۔ اور حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس و اطہر سے محبت و عقیدت کا یہ میدان بے حد عظیم اور وسیع ہے۔ نعت کے مضامین قرآن و حدیث سے ماخوذ ہونے چاہیں اور نعت گو کو ان مضامین میں کامل درک کی ضرورت ہے۔ پھر ان مضامین کو اسلوب کی نیرنگی کے ساتھ ادا کرنا ہوتا ہے مگر طرز ادا میں جو آزادی غزل میں ہوتی ہے یہاں نہیں برتی جاسکتی۔ حضور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رفعت شان کا تقاضا ہے کہ نعت کہنے والا سراپا ادب ہو۔ ذات ممدوح کی عظمت و شوکت کا احساس بھی عتاق گیر ہوتا ہے۔ اس بارگاہ بیکس پناہ کے آداب کا لحاظ بھی ہوتا ہے جہاں اپنی آوازوں کو اونچا نہ کرنے کی الوہی ہدایت ہے۔ احساسات عقیدت و ارادت آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو انسان کی بے بضاعتی، کم علمی اور بے مائیگی سد راہ ہوتی ہے۔ کیونکہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و ثنا میں خود خدائے عز و جل رطب اللسان ہے۔

عاب ثنائے خواجہ بہ یزدان گزاشیم
کان ذات پاک مرتبہ دان محمد است

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پناہ محبت جذبات کو زبان دینے پر مائل ہوتی ہے تو شریعت حدود و قیود کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ ایک طرف یہ خیال کہ کوئی ترکیب، کوئی اصطلاح، کوئی تشبیہ، کوئی استعارہ، کوئی لفظ، کوئی حرف، کوئی شوشہ، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علو مرتبت سے فروتر نہ ہو، اور شعر میں محبوب مجازی کی تعریف کا عالم پیدا نہ ہو جائے، تو دوسری طرف یہ احساس کہ مداح کہیں ارادت و عقیدت کے بہاؤ میں افراط کا شکار نہ ہو جائے کیونکہ نعت کی وسعت کی حدیں حمد معبود حقیقی سے ملتی ہیں۔ اسلام نعل کی کسی غیر ذمہ دارانہ اڑان کی اجازت نہیں دیتا۔ ایسا ہو تو قرآن، شاعروں کے باب میں ”یتبہم الناعن“ کہتا ہے اور ”فی کل واد یعیون“ کی وضاحت سامنے آتی ہے لیکن اگر شاعر شعری اور شرعی تقاضوں کا لحاظ رکھے تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے لئے ”اللہم ایہدہ بروح القدس“ کی دعائیں کرتے ہیں۔

برصغیر میں نعت گوئی کا فروغ

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی ہندوستانی مسلمانوں کی تہذیبی و مذہبی اور سیاسی و ادبی زندگی کا سب سے اہم واقعہ تھی۔ اس میں اگرچہ ہندوؤں نے بھی شرکت کی مگر مسلمانوں نے جس طرح بے شمار جانی و مالی قربانیاں دیں، اسی کے باعث انگریز کی انتقامی کارروائیوں کا ہدف بھی یہی بنے۔ جنگ آزادی میں مسلمان عوام کے ساتھ ساتھ علماء و شعراء کی نمایاں تعداد نے بھی جاں سپاری کے داعیے کے ساتھ حصہ لیا، علامہ فضل حق خیر آبادی، مولانا کفایت علی کافی مراد آبادی اور بہت سے دوسرے مشاہیر نے جہاد کی تبلیغ کی، قید و بند کی صعوبتیں اٹھائیں اور شہادت کی سعادت سے مشرف ہوئے۔

جنگ آزادی کے عظیم رہنما فضل حق خیر آبادی کی عربی نعتیں اور کفایت علی کافی کی نعتیں خوب ہیں۔ ان کے علاوہ لیاقت علی الہ آبادی، منیر شکوہ آبادی، فضل احمد امیر اور دوسرے حضرات کے اشعار بھی ملتے ہیں۔ لیکن اردو نعت گوئی کی تمام تر ترقی جنگ آزادی کے بعد ہوئی۔

آزادی کے حصول میں ناکامی کے بعد مسلمانوں پر جو مظالم توڑے گئے اور جس طرح ان پر ہر قسم روا رکھا گیا، ظاہر ہے کہ ایسے میں انہیں رؤف و رحیم شخصیت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دامن ہی میں پناہ مل سکتی تھی۔ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں اپنی حالت زار بیان کی۔ نمائندہ نعت گو شاعر اسی دور کے ہیں۔ محسن کاکوروی، امیر جٹائی، احمد رضا بریلوی اور حسن بریلوی اس زمانے کے مقبول ترین نعت گو ہیں۔

نئے ادب کی طرح نعت کا نیا دور بھی حالی سے شروع ہوتا ہے۔ اس دور میں اپنے آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حوالے سے دیکھنا شروع ہوا کہ ہم بحیثیت قوم کہاں کھڑے ہیں اور حضور حبیب کبیرا علیہ السلام و الشہداء کی سیرت کی پیروی کر کے کس مقام ارفع پر فائز ہو سکتے ہیں، علامہ اقبال کی نعتیہ شاعری نعت گوئی کی اعلیٰ مثال ہے جس کے اثرات بعد میں بہت کم نظر آئے کیونکہ اس کا اتباع کسی سے نہ ہو سکا۔ ظفر علی خان کارنگ عوامی بھی ہے اور خاص بھی۔ سنبھلے ہوئے لہجے اور خاص رکھ رکھاؤ سے کسی ہوئی نعت موجودہ نعت کا سر چشمہ بن گئی۔ (۱۰)

نعت کے اس جدید دور کے بارے میں گوہر ملیسانی لکھتے ہیں۔ ”اس دور کی نعتیہ شاعری نے اردو ادب کو ایک نئی قوت عطا کی اور ایسے گہرے گہرائے گراں مایہ ہویدا ہوئے جن کی ذہنی ضیاءوں نے شاعری کو چکا چونڈ کر دیا، شاعری کے تن مرہ میں ایک نئی روح پھونک دی۔ جمال مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رعنائی میں اب خیر البشر کے اسوۂ حسنہ کی جانب ایک نیا موڑ ہے جس نے ساری دنیا میں اخلاق و کردار کی رہنمائی کے لئے اور نور و ہدایت کے اکتساب کے لئے سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کو پیش کیا۔“ (۱۱)

قیام پاکستان کے بعد نعت

ڈاکٹر ریاض مجید کہتے ہیں کہ مسلم قوم برصغیر پاک و ہند میں پہلے موجود تھی، پاکستان بعد میں قائم ہوا۔ یوں پاکستان نے خود کسی قوم کو جنم نہیں دیا بلکہ برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کو جنم دیا ہے۔ اور تحریک آزادی اور حصول پاکستان کے پس منظر میں احیائے اسلام کا جو جذبہ کار فرما تھا،

اس کی بنیاد محبت و اتباع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تھی۔ (۱۳) محمود فاروقی بھی سرور عالم سے محبت و عقیدت کے سچے اور حقیقی جذبے کو مسلمانان ہند کی اس تاریخی جدوجہد کا آخری قطعی محرک قرار دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ ”افراد و اکابر کے ذہن و فکر کے تجزیے میں ممکن ہے، اس جذبے کی سطح ایک سی نہ نظر آئے اور معیارات کم، زیادہ یا مختلف ہوں، مگر بحیثیت مجموعی پوری مسلم قوم کی نفسیات کا محور و مرکز اور حرکت و عمل کا سرچشمہ یہی جذبہ تھا“ (۱۴)

ممتاز حسن تحریک پاکستان کے اس ”آخری قطعی محرک“ سے صرف نظر کرنے کی صورت حال پر یوں گفتگو کرتے ہیں۔ ”کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ اس مملکت پاکستان میں جسے اسلامی ہونے کا دعویٰ ہے، جب آئینی قرار داد مقاصد منظور کی گئی تو خدا اور قائد اعظم محمد علی جناح کا نام تو لیا گیا مگر اس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہیں ذکر نہ آیا جس کے توسط سے ہم نے خدا کو پہچانا اور جس کی تعلیمات کا یہ کرشمہ ہے کہ ہم میں محمد علی جناح جیسے حق پرست مجاہد پیدا ہوئے اور ہوتے رہیں گے“۔ (۱۴)

ڈاکٹر خمین فزاتی اس صورت حال کی پیکلی کو نعت کے فروغ کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں۔ ”تحلیق پاکستان کے تھوڑے عرصے بعد ہی اعلیٰ نظری اور اخلاقی اور اسلامی مقاصد پس پشت ڈال دیئے گئے..... جعلی کلیوں کے ادخال، اخلاقی دیوالیہ پن، معاشی عدم استحکام اور سیاسی شکست و ریخت نے نوآزاد مملکت پاکستان کو شدید بحران سے دوچار کر دیا۔ ایسے میں دردمند اور ملت دوست شعراء نے ایک دفعہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت صادقہ کو عام کرنے اور اپنے اصل مرکز عقیدت کی جانب رہنمائی کے لئے نعت کا سہارا لیا۔“ (۱۵) سید امجد الطاف بھی لکھتے ہیں کہ قیام پاکستان کے بعد ہمارے شعراء میں یہ شعور بڑی شدت سے بیدار ہوا کہ مذہب کی گرفت ڈھیلی ہو رہی ہے۔ عقل پرستی اور فلسفہ پسندی نے اعتقاد کی دیواریں ہلا دی ہیں۔ انسانی فکر و فہم عالم محسوسات میں جکڑا جا رہا ہے۔ چنانچہ ضرورت ہے کہ تھلک اور الجاد کی بڑھتی ہوئی تیرگیوں میں ایمان و یقین کی شمعیں فروزاں کی جائیں۔ حیظ جالندھری سے حیظ تائب تک، حافظ مظہر الدین سے حافظ لدھیانوی تک اور عبدالعزیز خالد سے عبدالکریم شمر تک ہمارے متعدد بزرگ اور نوجوان شعراء نے تعقل پر تعشق کو اور فلسفے پر اعتقاد کو ترجیح دی۔ ذات لم یزل کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھے تو فریاد نے شفاعت نبویؐ کا سہارا ڈھونڈا، اور اپنی بخشش اور اپنے ملک و

ملت کی فلاح و بہبود کی دعائیں ہونٹوں پر ترپنے لگیں۔ (۱۶)

فضل فتح پوری قرار دیتے ہیں کہ جہاں قیام پاکستان کے بعد اسلامی فنون لطیفہ کے دیگر شعبوں کو جلا ملی، وہیں اسلام کی مذہبی شاعری کو بھی ایک خاص توانائی حاصل ہوئی اور ”جب پاکستان میں نعت گوئی کا کارواں آگے بڑھا تو اس نے رفعت اور بالیدگی کی نئی نئی منزلیں پالیں۔“ (۱۷)

جدید اردو نعت گوئی کا جائزہ لیتے ہوئے (ڈاکٹر) خمین فراقی کہتے ہیں کہ ”تخلیق پاکستان کے بعد اردو نعت گوئی نے جس تیزی سے ترقی کے مراحل طے کئے ہیں، وہ اردو شاعری کا ایک حیرت انگیز واقعہ ہے۔“ (۱۸)

پروفیسر حفیظ تائب بھی قیام پاکستان کے بعد نعت گوئی کی رفتار کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

”قیام پاکستان کے بعد نعت کے ارتقاء کی رفتار اور تیز ہو گئی۔ اسلام کے نام پر وجود میں آنے والی نظریاتی مملکت میں ذکر رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا چرچا ہونا قدرتی اور فطرتی عمل تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے نعت میں اس انقلاب کی بازگشت سنائی دینے لگی جسے بہا کرنے کیلئے حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے تھے۔“ (۱۹)

پاکستان میں مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت

قیام پاکستان کے بعد کئی برس تک شعراء کو وہ ماحول میسر نہیں آیا، جس میں ان کے نعتیہ شعر پارے سامنے آسکتے۔ اخبارات و رسائل میں نعتیں نہیں چھپ سکتیں تھیں، ریڈیو پر بھی اس زمرے میں تشویتی و تحریک کی کوئی لہر نہیں اٹھی تھی اور نعتیہ مشاعروں کا رواج بھی نہیں تھا۔ پھر بھی شعراء نعت سرور کائنات (علیہ السلام و الصلوٰۃ) کہنے پر راغب اور مائل ہوئے۔ اور شروع کے چند برسوں میں بھی اکا دکا نعتیہ مجموعہ سامنے آیا۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ تحریک جوان ہوتی گئی اور بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ آج کا دور نعت کا دور ہے۔ ہر شاعر آقا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تعریف میں رطب اللسان دکھائی دیتا ہے۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں انفرادی اور اجتماعی استغاثہ پیش کر رہا ہے بڑے بڑے غزل گو اور غزل پسند شعراء زالے اسلوب، جدید تشبیہات و استعارات اور نئی لفظیات کے ساتھ نعت کہہ رہے ہیں۔ اس طرح نعت کا

کینوس بہت وسیع ہو گیا ہے۔

پاکستان میں جن نعت گوؤں کے مجموعہ ہائے نعت اب تک اشاعت پذیر ہو چکے ہیں، ان کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ لیکن یہ حقیقت پیش نظر رہنا چاہیے۔ کہ اگرچہ ایوان نعت رجسٹرڈ کی لاہور میں قائم کردہ نعت لائبریری میں اور میرے ذاتی ذخیرہ کتب میں نعت پر شائع ہونے والا بہت سا مواد موجود ہے مگر کسی ایک شخص کے پاس تمام و کمال کتابیں موجود ہونا ممکن ہی نہیں۔ اسلئے بھی کہ نعت پر بہت سی کتابیں انفرادی کوشش سے طبع ہوتی ہیں اور عام طور پر بازار میں دستیاب بھی نہیں ہوتیں۔ چنانچہ پاکستان میں شائع ہونے والے نعتیہ مجموعوں کا یہ مجمل تذکرہ میرے اپنے دعوے کے مطابق نامکمل ہے۔ پھر بھی اس سے پاکستان میں نعت پر سامنے آنے والے کام کا ایک پہلو واضح ہو جائیگا۔ پاکستان میں جو انتخاب نعت شائع ہوئے ہیں، ان کی فہرست بھی طویل اور الگ مضمون کی متقاضی ہے۔

ڈاکٹر خمیسین فراقی نے اپنے مضمون ”جدید اردو نعت گوئی — ایک جائزہ“ میں پاکستان میں شائع ہونے والے سترہ نمائندہ مجموعوں کے نام لکھے جن کے شاعر حفیظ جالندھری، حفیظ تائب، مظفر وارثی، عاصی کرنالی، عبدالعزیز خالد، قیوم نظر، عبدالکریم شمر، راجہ عبداللہ نیاز، سیف زلفی، حافظ لدھیانوی، راجہ رشید محمود، پروفیسر فروغ احمد اور حافظ مظہر الدین ہیں۔ (۲۰) پروفیسر حفیظ تائب نے ۱۳۰۰ھ میں ۱۹۵۸ء سے ۱۹۷۹ء تک شائع ہونے والے اکاون مجموعوں کے نام اور ان کے سن اشاعت دیئے۔ (۲۱) کچھ اضافے اور تبدیلی کے ساتھ یہ فہرست ”ماہ نو“ میں چھپی۔ اس میں ۱۹۵۰ء سے ۱۹۸۰ء تک کی ۳۷ کتابیں درج ہیں۔ (۲۲) ڈاکٹر ریاض مجید نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے میں یہ فہرست درج کر کے جاشیے میں ۳۵، ۳۶ مزید کتابوں کے نام بھی لکھے ہیں۔ (۲۳) لیکن یہ صرف پاکستان میں چھپنے والے مجموعہ ہائے نعت ہی نہیں ہیں۔ ان میں سے کچھ کتابیں ہندوستان میں چھپی ہیں، کچھ انتخاب نعت ہیں، ایک آدھ کتاب ایسی بھی ہے جو حفیظ تائب کی فہرست میں پہلے ہی موجود ہے۔ حفیظ تائب کے مضمون مشمولہ نقوش، رسول، نمبر جلد ۱۰ میں آقا صادق کی شاخ طوبی، اثر ہاپوڑی کی عطر جذبات، آثم نظامی کی صہبائے مدینہ، عزیز لکھنؤوی کی متاع عزیز، مفتی انتظام اللہ شاہابی کی ظہور قدسی، شبنم شاہابی کی قوس و قزح، مرتضیٰ خاور کی نعمات حرم، درد کاکوروی کی درد کا درماں، جام کوثر، سرور کائنات، صوفی برکت علی کی تاجدار مدینہ، الم مظفر

نگری کی سدرہ و طوبی اور اوج گیادی کی لمحات اوج میری نظر سے نہیں گزریں۔ ان میں سے پہلی چار کتابیں بالترتیب ۱۹۵۳ء، ۱۹۶۳ء، ۱۹۶۵ء، ۱۹۸۰ء کی مطبوعہ درج ہیں۔

میں نے حفیظ تائب سے رابطہ کیا اور یہ کتابیں دیکھنا چاہیں تو انہوں نے بتایا کہ ان کی مرتبہ فرست کی سب کتابیں انہوں نے نہیں دیکھیں۔ بعض کتابوں کی اشاعت کے بارے میں کہیں سے اطلاع مل گئی ہے تو اسے بھی شامل فرست کر لیا ہے۔ اس کے برعکس راقم السطور جن کتابوں کی سال وار فرست ذیل میں درج کر رہا ہے، ان میں سے بیشتر میرے پاس موجود ہیں اور جو موجود نہیں ہیں، وہ بھی میں نے خود دیکھی ہیں۔ ہر کتاب کے آخر میں ان نعتوں کی تعداد بھی لکھ دی ہے جو اس میں شامل ہیں۔

۱۹۳۸ء

بہزاد لکھنوی - کفر و ایمان (۹ نعتیں)

۱۹۵۰ء

علامہ ضیاء القادری بدایونی - دیار نبی (۱۰)

۱۹۵۳ء

بہزاد لکھنوی - نئے حبیب (۱۵)

۱۹۵۵ء

سید شیر محمد ترمذی - شان مصطفیٰ (۳ پارے)

خواجہ دل محمد - شان مصطفیٰ (۳۰ بند کا مسدس)

ماہر القادری - فردوس (۷)

۱۹۵۷ء

ضیاء القادری بدایونی - نغمہ ربانی (۵۳ شعروں کی مثنوی)

۱۹۵۸ء

وفا ڈپٹی - نقش وفا (۱۳)

۱۹۵۹ء

اثر صہبائی - بحضور سرور کائنات (۷۲)

عبدالجید صدیقی - صدق مقال (۳۲)

ضیاء القادری بدایونی - خزینہ بہشت (۲۳۱)

۱۹۶۰ء

رہبر چشتی - گلمائے نعت (۳۱)

ہدم پٹیالوی - سیرت نامہ اسلام جلد اول

(مشغولی کی صورت میں ولادت سے بعثت تک کے حالات)

۱۹۶۱ء

زائر حرم حمید صدیقی لکھنؤی - بستان حرم (۲۳)

عزیزی حاصل پوری - جام نور (۶۳)

۱۹۶۲ء

عبدالکریم ثمر - شعروالہام (۳۹)

محشر رسول ٹھری - فخر کونین حصہ اول (مدرس کے پانچ سو بند)

۱۹۶۳ء

شائق دہلوی - گلکش بہشت (۸۳)

۱۹۶۶ء

ڈاکٹر ظہیر الدین علوی - چشمہ کوثر (۸)

ہلال جعفری - معراج مصطفیٰ (۶۱ شعروں کی تفسیریں ۳۱ نعتیں)

ہلال جعفری - جان رحمت (۱۵۱ شعروں کی تفسیریں)

۶۹۶۷

ادب سیماہی - شاخ طوبی (۸۳)
ضیاء القادری بدایونی - آئینہ انوار
سید منیر علی جعفری - تاریخ اسلام منکوم - عمد رسالت (مشوی کی صورت میں طویل نظم)
راجہ محمد عبداللہ نیاز - یہ ہیں کارنامے رسول خدا کے (۲۵)

۶۹۶۸

بشیر زواری - خزینہ نعت (۴۰)
زائر حرم حید صدیقی - گلابگ حرم (۳۳)

۶۹۶۹

فقیر قادری - بادۂ رنداں (۴)

۶۹۷۱

راجہ محمود اختر کیانی - عقیدت (۲۵)
حافظ لدھیانوی - ثنائے خواجہ (۱۰)
ہلال جعفری - طلوع سحر (۳۳ بند کا مسدس)

۶۹۷۲

ساغر صدیقی - سبز گنبد (۲۱)
سکندر کلمنوی - سحاب رحمت (۹۲)
صبا مستہادی - دربار رسالت میں (۳۹)
منظور احمد منظور - برگ طوبی (۳۵)

۶۹۷۳

فقیر قادری - نعمات قادری (۲۰)
فقیر قادری - جذبات قادری (۲۰)
فقیر قادری - چشم نم (۱۳)

۶۱۹۷۳

- اختر الہادی - نعت محل (۶۸)
عبدالعزیز خالد - فار قلیط (۷ کتابیں)
خالد محمود نقشبندی - قرار جاں (۸۳)
احسان دانش - دارین (۷۳ بند کا مسدس)
سکندر لکھنوی - ارمغان حرم (۵۷)

۶۱۹۷۵

- عبدالکریم شمر - شاخ سدرد (۱۳۸)
عبدالعزیز خالد - سنمنا (پانچ ابواب = ۲۵۲ شعر)
ساجد اسدی - پیغامبر مغفرت (غالب کی زمن میں ۲۳۳ فقئیں)
حافظ مظہر الدین - جلوہ گاہ (۶۹)

۶۱۹۷۶

- عبدالعزیز خالد - خطایا (۲۷) سکندر لکھنوی - ممدوح کائنات (۳۶)
عاصی کرنالی - مدحت (۳۳)
قمر میرٹھی - شمس و قمر (۲۷)
منور بدایونی - منور فقئیں (۳۳ + ۳۶)

۶۱۹۷۷

- ادیب رائے پوری - اس قدم کے نشان (۵۹)
انور فیروز پوری - مختار کل (۱۰۹)
راخ عرفانی - ارمغان حرم (۳۲)
محمد حسین رضی - آئینہ کلام محمد حسین رضی (۲۵)
عظیم یزدانی - جتھہ انوار (۱۱ فقئیں + سیرت کے ۴۱ منظوم واقعات + گیارہ منظوم ارشادات نبوی)
راجہ رشید محمود - م و در نضالک ذکرک (۷۳)

۱۹۷۸ء

- حفیظ تائب - صلوا علیہ وآلہ (۵۹)
صابر براری - جام طہور (۱۳۳) ۱۹۸۲ء کے ایڈیشن میں ۲۱ نعتوں کا اضافہ ہے -
مسرور کیفی - چراغِ حرا (۷۲)
حافظ مظہر الدین - بابِ جبریل (۶۳)
قیوم نظر - نعتِ مصطفیٰ (۵۲)
نعیم تقویٰ - بصیرت (۵ قصائد + ۳۰ نعتیں)

۱۹۷۹ء

- ادیب رائے پوری - تصویرِ کمالِ محبت (۳۲)
قرآنجم - حسنتِ جمعِ خصالہ (۳۵)
راخ عرفانی - ذکرِ خیر (۷۶)
راغب مراد آبادی - مدحتِ خیر البشر (غالب کی زمین میں ۳۳ نعتیں)
سکندر لکھنوی - سفینہ دل (۳۶)
سید مبارک علی شاہین - بخضورِ رحمتہ للعالمین (۲۹)
ظہیر صدیقی - خیر الوریٰ (۱۰۲)
فیاض احمد کاوش - نور و حکمت (۳۸)
محمد یامین وارثی - منج انوار (۳۳)

۱۹۸۰ء

- الطاف احسانی - شعاعِ ایمان (۷۶)
ذوقی مظفر نگری - نجمِ سحر (۳۲)
سکندر لکھنوی - قاسمی غلد (۵۸)
محمد احمد شاد - صل علی (۵۳)

- عبدالعزيز شرتی - فیوض الحرمین (۷۱)
 محمد سعادت حسین خان وارثی شیدا - نعت حبیب (۸۲)
 صابر القادری بدایونی - ارمغان حق (۱۸)
 عزیز لدھیانوی - متاع عزیز (۶۷)
 قمرزدانی - مرورد خشاں (۱۵۳)
 ماجد صدیقی - سرو نور (۶)
 مسرور کیفی - بجا و ماوا (۳۸)
 بیگم نصرت عبدالرشید - آہ سحرگاہی (۸۲)
 حاجی نور الحسن چشتی - ارمغان نور (۲۹)

۱۹۸۱ء

- اقبال صلاح الدین - حدیث آشنا (۳۶)
 بیدم شاہ وارثی - مصحف بیدم (۱)
 حافظ لدھیانوی - نعتیہ قطعات (۱۹۸ قطعات)
 رابع عرفانی - حدیث جاں (۸۲)
 عبدالغنی سالک - رجائے بخشش (۳۵)
 صبا اختر - اقرا (۱۳۳)
 قاضی عبدالرحمن - ہوائے طیبہ (۳۷)
 محشر رسول مہری - فخر کونین تین حصے (مدرس کے ۳۲۸ بند)
 مسرور کیفی - جمال حرم (۳۸)
 نسیم احمد ہوی - صبح ازل (مدرس کے ۷۷ بند)

۱۹۸۲ء

- آسی ضیائی رامپوری - حسرت نعت (مدرس کے ۵۳ بند)
 اعجاز رحمانی - پہلی کرن، آخری روشنی (۲۸)

- عبدالکریم ثمر - احسن تقویم (۳۷)
- حافظ لدھیانوی - کیف مسلسل (۶۹)
- خالد محمود نقشبندی - قدم قدم سجده (۲۰۷)
- طفیل دارا - بعد از خدا (۵۷)
- سکندر کھنوی - تسکین روح (۵۶)
- سیماپ اکبر آبادی - ساز حجاز (۳۳)
- شمس بخاری - مثنوی جمال محمد (۵۲۷ شعر)
- طالب حسین طالب - پھول حمد و نعت کے (۲۹)
- عبدالرحمن عاجز - جام طہور (۶)
- عزیز حاصل پوری - تفسیر مبین (سلام کے ۳۲ شعروں کی تفسیر)
- قصری کانپوری - نور ازل (۳۳ بند کا مسدس اور ۲۳ نعتیں)
- قمر صدیقی - حرف حرف روشنی (۳۸)
- سید قمر ہاشمی - مرسل آخر (ایک طویل نعتیہ نظم)
- گوہر ملیسانی - منظر نور (۵۰)
- راجا رشید محمود - حدیث شوق (۷۸)
- مسرور کیفی - مولائے کل (۷۲)
- حافظ منظر الدین - میزاب (فیائے حرم لاہور میں یہ ۳۳ نعتیں شائع ہوئیں)

۱۹۸۳ء

- الطاف قریشی - ثا (۳۸)
- بیدل فاروقی - بکھنور صاحب لولاک (۳۴)
- ڈاکٹر حشمت آرا حجاب - نور رب العالمین (۳۰)
- راغب مراد آبادی - مدح رسول (۳۰ غیر منقوٹ نعتیں)
- سید مبارک علی شاہین - قصیدہ بردہ شریف کا منظوم ترجمہ (۲۷ نعتیں بھی شامل ہیں)
- شبیر بخاری - سوز دروں (۶)

صابر کاسنجوی - قدیل نور (۵۶)

صائم چشتی - نوائے صائم (۲۷)

عابد نظامی - فیضان کرم (۷۳)

عزیز حاصل پوری - صحیفہ نور (۱۵۴)

فدا خالدی دہلوی - م م ص (۵۴)

مسرور کیفی - نور یزداں (۴۸)

حافظ منظر الدین - تجلیات (۸۰)

منیر قصوری - چادر رحمت (۶۳)

ناصر چشتی سیالوی - کلام ناصر (۳۲)

یزدانی جالندھری - صبح سعادت (میلادِ مشنوی کے ۱۰۵ اشعار - انکا نقیہ مجموعہ بھی شائع ہو گیا ہے۔ میں نے ابھی نہیں دیکھا)

۱۹۸۴ء

امیر فاضل - میرے آقا (۵۳)

انور جمال - لولاک لما (۱۴۳ بند کا سدس)

باقی صدیقی - زاد سفر (۲۰)

حفیف اسعدی - ذکر خیر الانام (۶۳)

خالد احمد - تشبیب (۳ قصیدے)

رفیع الدین ذکی قریشی - خورشیدِ حرا (۶۳)

راشد بزی - عقیدت (۲۳)

حکیم سردسار پوری - زخمہ دل (۱۱ اشعار کی نقیہ نظم)

سہیل اختر - قوس عقیدت (۳)

شاہد الوری (حمد و ثنا (۳۳)

محمد اقبال شیدا - حریم ادب (۶)

صائم چشتی - جلوے (۹)

- اقبال عظیم - قاب قوسین (۵۵) - ۱۹۸۷ء میں دہلی سے جو کلیات چھپی، اس میں ۶۹ نعتیں ہیں۔
 نواب علی قاضی - رسول کریم (۲۷) - عنوانات کے تحت مثنوی کی صورت میں سیرت پاک
 مسرور بدایونی - آیہ رحمت (۹۳)
 مسرور کیفی - میزاب رحمت (۳۸)
 ع س مسلم - حمد و نعت (۲۹)
 مظفر وارثی - باب حرم (۲۳)
 مظفر وارثی - نور ازل (۳۲)
 سید منیر علی جعفری - سراج المنیر (۲۳) - احادیث کا قطعات کی صورت میں ترجمہ
 غلام زبیر نازش - حرف حرف عقیدت (۶۸)
 ناظم بڑی - کاروان شوق (۸۵)
 ہلال جعفری - ہلال حرم (۱۰۳)

۱۹۸۵ء

- سید امیر علی شاہ - پیامبر فجر (۳۹)
 محمد اعظم چشتی - نیر اعظم (۳۱)
 انجم نیازی - چرا کی خوشبو (۵۹)
 جسٹس اے آر چنگیز - گلدستہ حمد و نعت (۵۲)
 حافظ عبدالغفار حافظ - ارمغان حافظ (۸۳)
 حشمت یوسفی - جمال الہام (۳۱)
 خادہ اجیری - نکت و نور (۹۵)
 راج عرفانی - نسیم منی (۹۵)
 راغب مراد آبادی - بخسور خاتم الانبیا (۳ سلام + ۸۶ رباعیات)
 ساغر شہدی - ماحی (۳۰ بند کا سدس + ۳ نعتیں)
 سراج آغاٹی اکبر آبادی - کلام سراج (۲۰)
 صائم چشتی - روح کائنات (۲۳)

- صائم چشتی - حسن کائنات (۲۷)
 صائم چشتی - نوائے صائم (۲۷)
 عابد نظامی - صل علی محمدؐ (۹۳)
 عارف عبدالمبین - بے مثال (۷۳)
 سید عاصم گیلانی - وسیلہ (۶۳)
 محمد وحید السیما عرفانی - میرے حضورؐ (۳۸)
 امین علی نقوی - محمد ہی محمدؐ (۷۳)
 شاہ محمد غلام رسول القادری - کلیات قادری (۳۰)
 فضل جالندھری - معجزات رسولؐ (۳۶)
 نیاز کوکب - احساس کے انداز (۱۳)
 مسرور کیفی - ہالہ نور (۶۳ شعروں کی نظم)
 وحیدہ نسیم - نعت اور سلام (۲۵)

۱۹۸۶ء

- محمد منصور آفاق - آفاق نما (۷۹)
 اثر لدھیانوی - عکس جمال (۵۰)
 ارمان اکبر آبادی - سروش سدرہ (۸۲)
 حامد الوارثی - نغمہ نور (۳۳)
 قیوم حسان - یا نبی سلام علیک (۵۶)
 خالد عرفان - الہام (۳۸)
 طفیل دارا - الزلزل (۶۵)
 ریاض سروردی - ریاض رسولؐ حصہ سوم (۹۳)
 ستار وارثی - معطر معطر (۸۶)
 سید علی اکبر سلیم - ثنائے حبیبؐ (۲۱)
 ضامن حسنی - ضامن حقیقت (۶۰)

عاصی کرنالی - نعتوں کے گلاب (۵۱)

بشیر فاروق - مینار حرم (۱۹)

مسور کینٹی - سید الکوئین (۳۹)

۱۹۸۷ء

اختر ہوشیار پوری - برگ سبز (۲۳)

امیر بیٹائی - قلم رحمت مرتبہ راجہ رشید محمود (۸۰)

جمیل عظیم آبادی - وحدت و وحدت (۸۳)

حافظ لدھیانوی - مطلع فاراں (۷۸)

خورشید اچھوری - خورشید رسالت (۸۳)

خیال بیٹائی - نور کی نمایاں رواں (۹)

رفیع الدین ذکی قریشی - نور و نکت (۲۳)

رفیع الدین ذکی قریشی - ساز عقیدت (۹۸)

ساقی گجراتی - زاد عقبی (۳۳)

سعید دارٹی - درخ (۵۱)

سید سلیم گیلانی - سیدنا (۹۳)

سمیل غازی پوری - شہر علم (۶۵)

شریف امروہوی - قدیل عرش (۵۸)

صابر القادری بریلوی - بخشش رب (۲۳۷)

ظفر علی خان - نمستان حجاز (۸۶)

عزیز لطیفی - صبح باراں (۳۳)

کھرا عظمیٰ - نئے رسول (۶۳)

حافظ محمد مستقیم - معراج سخن + تاج سخن (۶۷ + ۹۷)

مسور کینٹی - (مرحبا ۳۳ بند)

- نہیم صدیقی - نور کی ندیاں رواں (۵۲)
امین علی شاہ نقوی - عشقِ محمدؐ (۳۶)
نیر اسدی - نعت ہی نعت (۶۷)

۱۹۸۸ء

- اختر لکھنوی - حضورؐ (۳۹)
بے چین رجپوری - نیرِ حرم (۵۲)
تابش صدیقی - برگِ شاہ (۶۵)
راز کاشمیری - لوح بھی تو قلم بھی تو (۷۱)
سجاد مرزا - کیفِ دوام (۶۳)
شیخ نکانوی - برقِ تپاں (۱۸)
قمر زبانی - ساغرِ کوثر (۸۵)
راجہ رشید محمود - منشورِ نعت (مجموعہ فردیاتِ نعت)
مسرور کیفی - سجدہِ حرف (۵۰)
ع س مسلم - کاروانِ حرم (مسدس کے ۳۲ بند)
منیر کمال - بارانِ رحمت (۹۶)
محمد اقبال نجفی - آپؐ کی باتیں (۳۳)
نظیر لودھیانوی - آفتابِ حرم (۳۳)

۱۹۸۹ء

- اصغر سودانی - شہِ دوسرا (۹۸)
محمد انور حسین انور - مہرِ جاں تاب (۳۷)
ریاض احمد پرواز - طلحہ البدرِ ملینا (۷۳)
جعفر بلوچ - بیعت (۵۳)
حیرت الہ آبادی - منارہ نور (۶۳)

رفیع الدین ذکی قریشی - حرف نیاز (۳۳)

راخ عرفانی - حکمت چرا (۱۰۸)

منظر وراثتی - کعبہ عشق (۵۸)

محمد منظور علی شیخ - حسن رحمت (۲۳)

منیر کمال - صبح صادق (۷۸)

۱۹۹۰ء

سعادت حسن آس - آس کے پھول (۵۹)

ازہر درانی - کھکھول (۱۸)

محمد افضل کوٹلوی - عرش تمنا (۳۰)

بدر فاروقی - اشک فروزاں (۲۸)

حفیظ تائب - و سلموا تسلیمًا (۶۰)

حافظ لدھیانوی - یا صاحب الجمال (۷۱)

حافظ لدھیانوی - صل علی النبیؐ (۷۲)

حافظ لدھیانوی - معراج سفر (۲۳ عنوانات)

ڈاکٹر مسعود رضا خاکی - معراج سخن (۳۲)

رفیع الدین ذکی قریشی - مہر فاراں (۶۵)

رفیع الدین ذکی قریشی - عنوان تمنا (۷۵)

مسرور کیفی - سفینہ نعت مرتبہ ڈاکٹر سید ابوالخیر کشتی (دوسو سے زیادہ نعتوں کا انتخاب)

منیر قصوری - آبیہ رحمت (۳۳)

محمد اقبال مجیبی - نعتیہ ہائیکو (۱۸۳)

۱۹۹۱ء

چودھری اکرم علی اختر - کیف و سرور (۵۳)

حافظ لدھیانوی - جذب حسانؑ (۷۷)

عابد نظامی - رؤف و رحیم (۳۸) - جن میں سے چار ”فیضانِ کرم“ سے لی گئی ہیں

عارف اکبر آبادی - فردوس آرزو (۳۵)

عارف رضا - عطا کی خوشبو (۲۱)

عبدالرحمن عبد - عرفان عبد (۳۱)

ماجد علی کاوش زیدی - مدحت خیر الانام (۹۳)

لالہ صحرائی - لالہ زار نعت (۱۰۰)

مقبول احمد قادری - کیف و سرور (۵۳)

نشاط واسطی - نشاط سخن (۲۲)

۱۹۹۳ء

صوفی حبیب اللہ حاوی - جلالستان رحمت (۶۳)

حفیظ صدیقی - لازوال (۳۲)

راجہ رشید محمود - سیرت منظوم (۱۰۱ قطعات)

سرور کینی - حرف عطا (۳۵)

نذیر قیصر (سیکسی شاعر) اے ہوا موزن ہو (۳۹)

بعض کتابوں پر قمری سن اشاعت درج ہے اور اسے شمسی سن میں تبدیل کرنے میں

دشواری یہ ہے کہ کسی کتاب میں ایک سال کا فرق بھی پڑ سکتا ہے۔ اس لئے ایسے مجموعہ ہائے

نعت کا ذکر الگ کیا جا رہا ہے:

۱۳۶۹ھ

علامہ ضیاء القادری بدایونی - نغمہ ہائے مبارک (۱۸ سلام)

۱۳۷۷ھ

خلیفہ حسین شاہ - دیوان ضیاء حسین (۹)

۱۳۷۹ھ

افتخار کاظمی امردہوی - فروغِ محامد (۳۳)

۱۳۸۷ھ

۱۳۸۷ھ

حافظ چشتی تونسوی - روض الفردوس (۹۳)

۱۳۸۸ھ

عرفان رشدی - چراغ مصطفویؐ (۱۹)

قمرزدانی - خم خانہ محمدؐ (۱۲۱)

۱۳۹۰ھ

منظور حسین منظور - ارمخان عقیدت (۳۷)

بینا زبیری - نغانہ زمزم (۲۶)

۱۳۹۲ھ

اختر الہامی انبیائی - انوار عقیدت (۷۱ اشعار کی تفصیل)

۱۳۹۳ھ

آغا صادق چشمہ کوثر (۲۳)

۱۳۹۶ھ

حافظ محمد ظہور الحق ظہور - زمزمہ حق (۱۳)

۱۳۹۹ھ

غلام نبی بیسٹ نقشبندی - نعمات نعت النبیؐ (۳)

محمد ذکی کینی - کیفیات (۲۷)

۱۴۰۰ھ

حافظ لدھیانوی - نشید حضوری (۸۹)

سکندر لکھنوی - سراجا منیرا (۳۳)

کرم حیدری - نعم (۱۳)

۱۳۰۱ھ

سرور بجنوری - حمد و نعت (۲۱)
سکندر کفصوی - امام اقلیتین (۳۳)

۱۳۰۲ھ

محمد خدا بخش اظہر - دیوان اظہر حصہ اول (۲۰)
عبدالعزیز خالد - عمدہ (۱۵۰۹ طرس)
صائم چشتی - شان کائنات (۲۷)
حافظ محمد افضل فقیر - جان جہاں (۶۳)

۱۳۰۳ھ

اختر امروہوی - ارمان عقیدت (۱۳)
سکندر کفصوی - سید المرسلین (۳۲)

۱۳۰۴ھ

تابان عابدی - جلوہ تاباں (۴)
سرور بجنوری - نعت و منقبت (۳۵)
عزیز حاسپوری - جمال نور (۵۷)
محمد رشید ہادی - جمال مدینہ (۲۸)

۱۳۰۵ھ

اسلیل انیس - چراغ عالمین (۸۵)

۱۳۰۶ھ

بدر ساگری - القلم (۵۳)
صائم چشتی - جان کائنات (۱۰)
صائم چشتی - ارمان مدینہ (۲۷)
صائم چشتی - فردوس نعت (۲۸)

۱۳۰۷ھ

حافظ پہلی محبتی - نعت حافظ مرتبہ راجہ رشید محمود (۲۷۷)
قمر دارائی - شمس الضحیٰ (۳۳)
کرم حیدری - یا ایہا الرسول (ایک نعتیہ اور دعائیہ نظم)

۱۳۰۸ھ

جیل نقوی - ارمخان جیل (۵۳)

۱۳۰۹ھ

صبح رحمانی - ماہ طیبہ (۳۳)

۱۳۱۰ھ

ندیم نیازی - وما ارسلاک الارحمتہ للعالمین (۷۲)

۱۳۱۳ھ

حافظ محمد افضل فقیر - عطائے محمد (۵۹)

جن کتابوں پر سن اشاعت درج نہیں ہے وہ یہ ہیں:

اسرار احمد ساروی - اعجاز بیاں (۴)

اسلم جالندھری - عقیدت کے پھول (۵)

اعجاز رحمانی - اعجاز مصطفیٰ (۳۷)

الطاف احسانی - نقوش عقیدت (۳۸)

انجم وزیر آبادی - چٹائے کوثر (۱۰۳)

خواجہ غلام جیلانی باصر - گلمائے عقیدت (۸)

بہزاد کستوی - کرم بالائے کرم (۱۳۲)

بیدل جبل پوری - انوار طیبہ (۳۶)

پیام و اصفی - سرمہ خاک پا (۸)

- جاوید اقبال قادری - خیابان قادری (۳)
- حافظ لدھیانوی - سلام بحضور خیرالاتام (۲۰۱ - اشعار)
- حافظ لدھیانوی - تائید جبریل (۹۳)
- عبدالعزیز خالد - ماز ماز (۲۳)
- عبدالعزیز خالد - طاب طاب (۲۳)
- حسن الرضی خاور - جمال مدینہ (۷۷)
- راخ عرفانی - حسن کلام (چالیس احادیث کا منظوم ترجمہ)
- راخ عرفانی - غبار حجاز (۱۹)
- ریاض سروردی - دیوان ریاض (۳۳)
- ریاض سروردی - ریاض رسول حصہ دوم (۱۳۸)
- سید سیف زلفی - روشنی (۲۷)
- ساحر صدیقی - جام حیات (۲۹)
- نثار احمد سیفی - شعلہ عشق (۱۵)
- شمس ہینسوی - تجلیات شمس (۱۳۳)
- شہاب دہلوی - موج نور (۲۳)
- صفر حسین قادری - دیوان صفر (۱۳)
- صوفی امینی سرور نے (۵۵)
- صوفی امینی - ارمغان مدینہ (۶۵)
- صوفی امینی - کلیات صوفی (۳۷)
- طالق ہدائی - انکار جمیل (۴۱)
- ظفر علی خاں - بہارستان (۴)
- ظفر علی خاں - خیالستان (۷)
- محمد علی ظہوری - نوائے ظہوری (۵۳)
- میجر محمد عاشق - عقیدت کے پھول (۱۰۶)

- محمد الیاس عطار قادری - میرا سینہ ندینہ ہو (۴)
 محمد الیاس عطار قادری - مدینے کی دھول (۷)
 محمد الیاس عطار قادری - صاحب مدینہ (۵۰)
 نذیر احمد علوی - گلمائے عقیدت (۴۷)
 صوفی فضل الدین فداکیم کرنی - حدیث ایمان (۷۶)
 فضل حق - سوائے حرم (۳۲)
 فضل حق - آہنگ حجاز (۴)
 فضل حق - مرعوب (۳۶)
 صاحبزادہ سید فیض الحسن - ارمغان فیض (۲۸)
 محشرید ایوبی - حرف ثا (۵۴)
 محمود رضوی - چمن مصطفیٰ (۶۳)
 محمود رضوی - چمن حسن چمن (۱۳)
 محمود رضوی - رحمت نفاں (۳۳)
 محمود رضوی - محفل پر نور (۲۲)
 منظور حسین منظور - جنگ نامہ اسلام حصہ اول دوم سوم (مشقوی کے ۱۵۹۷ + ۱۵۹۳ + ۱۲۹۳ شعر)
 سید منظور احمد مجبور مکان شریفی - بام عرش (۲۰)
 سید نجم نعمانی - نعت رسول (۳۵)
 سید نجم نعمانی - موج نور (۳۸)
 بیگم نصرت عبدالرشید - دعائے نیم شبی (۹۳)

یہ تعداد (۳۵۸) ان مجموعہ ہائے نعت کی ہے جو میری نظر سے گزرے ہیں۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ کئی نعتیہ مجموعے ایسے بھی ہیں جو میں نہیں دیکھ سکا۔ بہت سے انتخاب نعت بھی چھپ چکے ہیں جن کا تذکرہ آئندہ کسی مضمون میں ہوگا۔ اتنا عرض کرنا مناسب ہو گا کہ مدینہ رسول (۱۹۷۳ء) اور نعت خاتم المرسلین (۱۹۸۲ء) تو میرے مرتب کردہ ہیں۔ نعت مصطفیٰ کے نام

سے ایک انتخاب زیر طبع ہے۔ اور اصناف سخن کے اعتبار سے ایک اور ضخیم انتخاب اسی سال جنگ پبلشرز کے زیر اہتمام شائع ہو رہا ہے جس پر دو سو سے زائد صفحات کا مبسوط مقدمہ لکھا گیا ہے۔

جن نعت گوؤں کے مجموعے ابھی طبع نہیں ہوئے

جن مجموعہ ہائے نعت کا ذکر کیا گیا ہے ان میں چند ایسے بھی ہیں جو زبان و بیان اور فن شعر کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ اسی طرح بہت سے ایسے نعت گو شاعر موجود ہیں جن کا کلام نہایت معیاری ہوتا ہے، ان میں سے بعض نے سینکڑوں نعتیں کہی ہیں لیکن بوجہ ان کا مجموعہ شائع نہیں ہوا۔ چند ایسے بھی ہیں، جن کے مجموعے چھپے ہیں لیکن میری نظر سے نہیں گزرے، ایسے شعرا کی مکمل اور جامع فہرست مرتب کرنا فی الوقت ممکن نہیں۔ پھر بھی کچھ اہم درج کرنا ضروری ہیں:

ڈاکٹر ریاض مجید، رفعت سلطان، محمد شیر افضل جعفری، کبیر انور جعفری، احسان اکبر، خالد بزی، حسین سحر، خاطر غزنوی، محسن احسان، حمید صابری، محمد حسین آسی، اصغر نثار قریشی، ریاض حسین چودھری، بشیر حسین ناظم، غلام نصیر الدین گولڑی، اثر ہاپوڑی، آثم نظامی، رعنا اکبر آبادی، عزیز لکھنوی، درد کاکوروی، الم مظفر مگرمی، اوج گیاوی، شبنم سہابی، تبسم رضوانی، سبطین شاہجامپوری، وہاب عادل، ہاشم ضیائی، محبوب چشتی، ضیاء محمد ضیاء، طاہر شادانی، احمد ندیم قاسمی، جعفر شیرازی، ناصر زیدی، عاقل کرنالی، علیم ناصری، اطہر صدیقی، خمیسین فراقی، حفیظ الرحمن احسن، خالد شفیق، رعنا تاہید رعنا، جان کاشمیری، کوثر نیازی، شہزاد احمد، رشید کمال، طفیل ہوشیار پوری، افتخار نگر، محمد اکرم رضا، خالد علیم، حامد یزدانی، حسرت حسین حسرت، غلام رسول عدیم، زہیر کجھای، قمر مجازی، مناظر حسین نظر، افضل احمد انور، حفیظ نازش قادری، عبد المجید تننا، محمد فیروز شاہ، رحمان کیانی، تابش دہلوی، شاعر لکھنوی، رئیس امرہوی، شرقی بن شائق، یوسف ظفر، غلام محمد ترنم، امین راحت چغتائی، اقبال صفی پوری، انصار الہ آبادی، محمد یونس حسرت، محی الدین غلوت، مفتی ظلیل خان برکاتی، نظر زیدی، گلزار بخاری، بابا ذہین شاہ تاجی، شمس مینائی، احمد ہمیش، اطہر نقیس، عارف سیالکوٹی، حسن اختر، جلیل رشید قیصرانی، نجیب احمد، محمد جلیل عالی، اکرم کلیم، ارم حسانی،

شام و سحر۔ نعت نمبر (نقش ثانی) ایڈیٹر خالد شفیق (صفحہ ۳۲۱)
الہام (ہفت روزہ) بہاولپور۔ نعت نمبر۔ مدیر مسعود حسن شباب دہلوی (صفحہ ۱۳۳)

۶۹۸۳

شام و سحر۔ نعت نمبر ۳۔ (صفحہ ۳۶۰)

۶۹۸۴

لفظ ہمارے (جگلد) لودھراں۔ نعت نمبر۔ مرتب ہبشر وسیم لودھی (صفحہ ۳۳)
تحریریں (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر ۱۔ ایڈیٹر زاہدہ صدیقی (صفحہ ۹۶)
نقوش لاہور رسولؐ نمبر۔ جلد ۱۰۔ ایڈیٹر محمد طفیل (صفحہ ۷۵۶)

۶۹۸۵

تحریریں۔ نعت نمبر ۲ (صفحہ ۱۰۰)

شام و سحر۔ نعت نمبر ۳ (صفحہ ۳۹۳)

۶۹۸۶

شام و سحر۔ نعت نمبر ۵ (صفحہ ۳۹۵)

تحریریں۔ نعت نمبر ۳ (صفحہ ۸۰)

۶۹۸۷

شام و سحر۔ نعت نمبر ۶ (صفحہ ۳۷۷)

۶۹۸۹

الکلیم (ششماہی) ساہیوال۔ نعتیہ انتخاب نمبر۔ مدیر اکرم کلیم (صفحہ ۳۲)

رسائل و جرائد رسولؐ نمبر

پاکستان کے مختلف شہروں سے شائع ہونے والے رسائل و جرائد نے عام طور پر ربیع الاول کے موقع پر رسولؐ نمبر بھی پیش کئے۔ انہیں رسولؐ نمبر، سیرت نمبر، میلاد نمبر، رحمتہ للعالمین نمبر، خیر البشر نمبر، ہادی انسانیت، انوار نبوت، نمبر، معراج نمبر کہا گیا لیکن قریباً ہر خاص نمبر میں حضور

رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں منظوم ہدیہ عقیدت موجود رہا۔ اس طرح نعت کے فروغ میں ان نمبروں کی بھی خاص اہمیت ہے۔ اس قسم کے جو نمبر میں نے دیکھے ہیں یا میرے پاس ہیں، ان کے نام ذیل میں سن وار درج کئے جاتے ہیں:

۱۹۳۹ء

ہفت روزہ استقلال، لاہور

۱۹۵۲ء

ہفت روزہ رضوان، لاہور

۱۹۵۳ء

ماہنامہ ماہ طیبہ، کوٹلی لوہاراں

۱۹۵۳ء

ماہنامہ ماہ طیبہ، کوٹلی لوہاراں

۱۹۵۵ء

ماہنامہ فیض الاسلام، راولپنڈی

۱۹۵۶ء

ماہنامہ فاران، کراچی

ماہنامہ ماہ طیبہ، کوٹلی لوہاراں

۱۹۵۸ء

ماہنامہ جلوہ طور، ملتان

ماہنامہ کراچی میونسپل ریویو، کراچی

ماہنامہ سالک، راولپنڈی

۱۹۵۹ء

ماہنامہ آئینہ، لاہور

ہفت روزہ سواد اعظم، لاہور

۱۹۶۰ء

ماہنامہ آئینہ، لاہور

۱۹۶۱ء

ماہنامہ آئینہ، لاہور

ماہنامہ ترجمان القرآن، لاہور

۱۹۶۲ء

ماہنامہ خاتون پاکستان، کراچی

ماہنامہ مسلمہ، لاہور

ماہنامہ معارف اسلام، لاہور

۱۹۶۳ء

ماہنامہ آئینہ، لاہور

ماہنامہ الایقان، کراچی

ماہنامہ خاتون پاکستان، کراچی

۱۹۶۳ء

ماہنامہ خاتون پاکستان، کراچی

ہفت روزہ چٹان، لاہور

۱۹۶۷ء

ماہنامہ آئینہ، لاہور

۱۹۶۸ء

ہفت روزہ اصلاح، لاہور

۱۹۷۲ء

ماہنامہ بصیر، کراچی (مئی، ستمبر، اکتوبر۔ تین خاص نمبر)

۱۹۷۳ء

ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور

۶۹۷۳

ماہنامہ مرچنٹ، لاہور

۶۹۷۵

ماہنامہ فکر و نظر، اسلام آباد

ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور

ماہنامہ ترجمان اہل سنت، کراچی

ماہنامہ شام و سحر، لاہور

۶۹۷۶

ماہنامہ شام و سحر، لاہور

ماہنامہ فکر و نظر، اسلام آباد

ہفت روزہ ہلال، راولپنڈی

۶۹۷۷

ماہنامہ شام و سحر، لاہور

ماہنامہ عرفات، لاہور

ماہنامہ اوقاف، اسلام آباد

ماہنامہ نئس الاسلام، بھیرہ

ماہنامہ فکر و نظر، اسلام آباد

۶۹۷۸

ماہنامہ معارف اسلام، لاہور

ہفت روزہ ہلال، راولپنڈی

ماہنامہ شام و سحر، لاہور

۶۹۷۹

ماہنامہ سلطان العارفين، سکس

ماہنامہ شام و سحر، لاہور

ماہنامہ نور الحیب، بصیر پور

ماہنامہ ترجمان اہلسنت، کراچی

ماہنامہ شمس الاسلام، بھیرہ

ماہنامہ اظہار، کراچی

ماہنامہ فکر و نظر، اسلام آباد

۱۹۸۰ء

ماہنامہ فکر و نظر، اسلام آباد

ماہنامہ اظہار، کراچی

ماہنامہ البشر، لاہور

ماہنامہ شام و سحر، لاہور

۱۹۸۱ء

ماہنامہ محفل، لاہور

ماہنامہ سلسبیل، لاہور

۱۹۸۲ء

ماہنامہ اظہار، کراچی

(جنوری ۸۲ - دسمبر ۸۲ دو خاص نمبر) ہفت روزہ الہام، بھاولپور

۱۹۸۳ء

ماہنامہ شام و سحر، لاہور

پاکستان اسٹیٹ آئل ریویو کراچی (پی ایس او کے ان خاص نمبروں میں حصہ نظم نہیں ہے)

ماہنامہ اظہار، کراچی

ماہنامہ مسلمہ، لاہور

ماہنامہ ندائے دین، کراچی

روزنامہ امروز، لاہور (یہ خاص نمبر بوجہ اس قاتل ہے کہ اس کا بطور خاص ذکر کیا جائے۔ اس موضوع پر روزناموں کے خاص نمبروں کا ذکر میں ماہنامہ ”نعت لاہور کے فروری ۱۹۸۹ء کے نمبر

میں کرچکا ہوں)

۱۹۸۵ء

پاکستان اسٹیٹ آئل ریویو، کراچی

۱۹۸۶ء

ماہنامہ الجامعہ جامعہ محمدی شریف (بھنگ)

پاکستان اسٹیٹ آئل ریویو، کراچی

۱۹۸۷ء

ماہنامہ ترجمان الحديث، لاہور

پاکستان اسٹیٹ آئل ریویو، کراچی

۱۹۸۹ء

ہفت روزہ ہلال، راولپنڈی

ماہنامہ نورالحیب، بصیر پور، (اوکاڑہ)

۱۹۹۰ء

ماہنامہ القول السدید، لاہور

ہفت روزہ ہلال، راولپنڈی

۱۹۹۳ء

سہ ماہی سیرت طیبہ، کراچی

قمری سال کے حوالے سے شائع ہونے والے ایسے خاص نمبر یہ ہیں:

ماہنامہ محدث، لاہور - حصہ اول و دوم (۱۳۹۶ھ)

ہفت روزہ ہلال، راولپنڈی (۱۳۹۷ھ)

جلد رحمت للعالمین، کراچی (۱۳۹۸ھ)

ماہنامہ نورالحیب، بصیر پور (۱۳۹۸ھ)

ماہنامہ نورالحیب، بصیر پور (۱۳۹۱ھ)

ماہنامہ نورالحیب، بصیر پور (۱۳۹۳ھ)

ماہنامہ روحانی ذخیرہ، کراچی (۱۳۰۹ھ)

پاکستان میں فروغ نعت کے اسباب

زیر نظر مضمون میں صرف زبان اردو کے حوالے سے گفتگو کی جا رہی ہے جبکہ واقعہ یہ ہے کہ پاکستان کی علاقائی زبانوں میں بھی نعت کہی جا رہی ہے۔ حفیظ تائب کا پنجابی مجموعہ نعت ”سک متراں دی“۔ تجویر بخاری کا ”حضور دے حضور“ اور راقم الحروف کا ”نعتاں دی ائی“۔ شائع ہو چکے ہیں۔ ”نعتاں دی ائی“ پر ۱۹۸۸ء میں پہلا صدارتی ایوارڈ دیا گیا۔ ماہنامہ ”لکھاری“ شاہدہ (۱۱ ہور) ایک ضخیم نعت نمبر بھی شائع کر چکا ہے۔ پنجابی نعتوں کے بہت سے انتخاب اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔ سندھی، سرائیکی اور پشتو میں بھی نعت کہی جا رہی ہے اور اکا دکا مجموعہ اور زیادہ تر انتخاب سامنے آئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں تعداد اور معیار کے لحاظ سے جتنی نعتیں لکھی گئی ہیں اور لکھی جا رہی ہیں، اس کا عشرِ عشر بھی دیگر اسلامی ممالک میں نظر نہیں آتا۔ اس کا بہت بڑا سبب تو میلاد اور سماع کی محفلیں اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے ہیں، آج کل تو نعت خوانی کی محفلیں بھی منعقد ہوتی ہیں۔ نعتیہ مشاعرے بھی نعت گوئی کے فروغ کا ایک بڑا ذریعہ ہیں اور اس سے شاعروں کو تحریک و تشویق ہوتی ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں ہونے والے نعتیہ مشاعروں اور محافل نعت کے ذریعے بھی اسے بہت فروغ ملا ہے اور رسائل و جرائد اور اخبارات میں نعت کی اشاعت نے بھی لوگوں کو اس راہ کا راہی بنایا ہے۔

نعت کے موضوعات

پاکستان میں کسی جانے والی نعت میں اگرچہ روایتی مضامین و موضوعات بھی پائے جاتے ہیں مثلاً ”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور عقیدت، مدینہ طیبہ کی تعریف و توصیف، وہاں تک رسائی کی خواہش، شاکل و فضائل و معجزات نبوی، میلاد، معراج، استمداد و استغاثہ اور حضور فخر موجودات علیہ السلام و الصلوٰۃ کی بارگاہ میں درود و سلام کے ہدیے۔ لیکن دور حاضر میں انفرادی

اور اجتماعی مصائب و مسائل میں آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کرم میں پناہ ڈھونڈنے کی خواہش اور سیرت پاک سے استفادے کی اہمیت کے موضوعات بھی عام ہوئے ہیں۔ پوری سیرت النبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو نظم کرنے کا ذوق تو پاکستانی نعت گوؤں میں کچھ زیادہ نہیں ابھرا۔ سید منیر علی جعفری کی تاریخ اسلام کی جلد اول عمد رسالت سے متعلق ہے۔ نواب علی قاضی کی ”رسول کریم“ محشر رسول مگھری کی ”نختر کونین“ شمس بخاری کی ”مثنوی جمال محمد“ اور راقم الحروف کی ”سیرت منظوم“ ہی اس سلسلے میں سامنے آئی ہیں لیکن شاعروں میں واقعات سیرت کو نظم کرنے کا ذوق پیدا ہوا ہے اور کافی شاعر اس سلسلے میں کاوش کر رہے ہیں۔

ہیبتی تنوع

پاکستانی نعت ان ہیبتوں میں بھی لکھی جا رہی ہے جن میں پہلے لکھی جاتی رہی ہے لیکن پاکستانی نعت گوہیت میں کئے جانے والے نئے تجربوں سے بھی استفادہ کر رہے ہیں۔ قصیدہ گوئی کا ذوق کم ہوا ہے لیکن طویل نعتیہ نظمیں لکھی گئی ہیں۔ غزل کی ہیبت میں نعت زیادہ کمی جا رہی ہے۔ رباعیات کی طرف کم توجہ دی گئی ہے۔ مستزاد، ترجیع بند، ترکیب بند وغیرہ میں برائے نام کوشش سامنے آتی ہے۔ اس کے مقابلے میں آزاد نظم، سانیٹ، ہائیکو کی طرف نعت گوؤں کی توجہ مبذول ہوئی ہے۔ اکا کا شاعروں نے پنجابی، بھڑو میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ اس طرح ہیبت کے اعتبار سے بھی نعت کا کیونس وسیع ہوا ہے۔

نعت پر تنقید کی ضرورت

پاکستان میں نعت بہت زیادہ کمی جا رہی ہے۔ بہت سے نعتیہ مجموعے اور بہت سے انتخاب نعت زیور طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں، بہت سی کتابیں چھپ رہی ہیں۔ لیکن یہ امر نہایت تکلیف دہ ہے کہ نعت کو اب تک تحسین کی چیز سمجھا جا رہا ہے، اس پر تنقید کی جسارت نہیں کی جاتی۔ کراچی سے ”بت خانہ نکستہ من“ اور ”سحر و ساحری“ چھپی ہیں لیکن ان میں تنقید سے زیادہ تنقیص کارفرما ہے۔ نعت گوئی کے لئے قرآن و احادیث کی تعلیمات سے کما حقہ آگاہ ہونا ضروری

ہے ورنہ شاعر کہیں نہ کہیں مارکھا جاتا ہے۔ بعض شعراء نعت کہتے ہوئے حمد اور نعت کے فرق کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتے۔ بعض شعراء حضور محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایسے الفاظ تراکیب، استعارے، تشبیہیں استعمال کر بیٹھتے ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور مرتبے سے فروتر ہوتی ہیں اور شعروں میں محبوب مجازی نظر آنے لگتا ہے۔ نعت خوانی کی محافل کے لئے کسی جانے والی نعتیں مترنم بحروں میں ہوتی ہیں، لیکن مقصد داد وصول کرنا اور جلب منفعت ہوتا ہے اس لئے ان میں معانی و مفہیم کے اعتبار سے بھی اور زبان و بیانی کے زاویے سے بھی بے احتیاطیاں دکھائی دیتی ہیں۔ بعض شعراء اسلام اور پیغمبر اسلام (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے بارے میں بہت زیادہ مخلصانہ اور مومنانہ جذبات نہ رکھتے ہوئے بھی نعت کہتے ہیں تو عجیب و غریب صورت حال سامنے آتی ہے اور تعلیمات دین سے ان کی ناواقفیت عجیب گل کھلاتی ہے۔ اس لئے پاکستان میں ایک ایسے ادارے کی اشد ضرورت ہے جو ہر چھپنے والی کتاب اور ہر شائع ہونے والی نعت کا تنقیدی جائزہ لے۔ اگر کچھ اہل علم میری معاونت کریں تو میں ماہنامہ ”نعت“ کے ذریعے یہ خدمت انجام دے سکتا ہوں۔

حواشی

- ۱- نعت (ماہنامہ) لاہور - فروری ۱۹۸۸ء خاص نمبر بعنوان "نعت کیا ہے" (مضمون از سید ریاض حسین شاہ) ص ۲۷، ۲۷
- ۲- ایضاً - ص ۲۸، ۲۸
- ۳- فضل جالندھری - معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم - ص ۱
- ۴- مسرور کینٹی - مولائے کل - ص ۷
- ۵- سرور بجنوری - حمد و نعت - ص ۷ / مسرور کینٹی - بجا و مادا (لیپ) ۱۳۳
- ۶- راجہ رشید محمود - درختانک ذکرک - ص ۱۳۳
- ۷- اقبال سیل - ارمغان حرم - ص ۲۲
- ۸- اعظم چشتی - نیراعظم - ص ۱۷ / مسرور کینٹی - مولائے کل - ص ۱۳ / ۱۵
- ۹- مظہر الدین 'حافظ - تجلیات - ص ۶ /
- ۱۰- راجہ رشید محمود (مرتب) نعت خاتم المرسلین - ص ۲۱ /
- ۱۱- گوہر ملیسانی - عمر حاضر کے نعت گو - ص ۶۹ /
- ۱۲- ریاض مجید ڈاکٹر - اردو میں نعت گوئی - ص ۳۸۹ /
- ۱۳- زندگی (ہفت روزہ) لاہور - بحوالہ اردو میں نعت گوئی - ص ۳۸۹ / ۳۹۰
- ۱۴- ممتاز حسن (مرتب) خیر ابتر کے حضور میں - ص ۲۱ /
- ۱۵- شام و سحر (ماہنامہ) لاہور - نعت نمبر ۶ - جنوری فروری ۱۹۸۷ء - ص ۱۰۰ / مضمون " اردو نعتیہ شاعری میں شہر آشوب کی روایت "
- ۱۶- فاران (اسلامیہ کالج سول لائٹز لاہور) سیرت نمبر ۱۹۸۲ ص ۳۰ / مضمون " اردو نعت پر ایک طائرانہ نظر "
- ۱۷- فضل فتح پوری، سید انضال حسین نقوی - اردو نعت، تاریخ و ارتقا - ص ۸۹
- ۱۸- شام و سحر - نعت نمبر (نقش ثانی) جنوری فروری ۱۹۸۲ء - ص ۱۰۹، ۱۱۰ / مضمون " جدید اردو نعت گوئی ' ایک جائزہ " "
- ۱۹- حافظ لدھیانوی - نشید حضوری - ص ۲۹ / مقدمہ " اردو نعت ' ایک اجمالی جائزہ " از حفیظ آتاب (نقوش رسول نمبر - جلد ۱۰ - ص ۱۸۸ / مضمون " اردو نعت " از حفیظ آتاب)
- ۲۰- شام و سحر - نعت نمبر (نقش ثانی) ص ۱۱۰
- ۲۱- نشید حضوری - ص ۳۰ / ۳۱
- ۲۲- ماہ نو (ماہنامہ) مئی ۱۹۸۰ء - خصوصی شمارہ علم فن و ثقافت - ص ۱۳۷، ۱۳۸ / مضمون " اردو نعت کا